

پاکستان کے خلاف استعماری قوتوں کے عزائم اور دفاع پاکستان کو نسل کی کوششیں

مملکت پاکستان جو خالص دینی نظریات کی بنیاد پر مدینہ منورہ کی الہی بنیادوں پر قائم ریاست کے بعد کرہ ارض پر پہلی بار قائم ہوئی تھی اور اس کے حصول کی خاطر لاکھوں مسلمانوں نے تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت گوارا کی اور ہزاروں لاکھوں مسلمان آگ و خون کے دریا عبور کر کے اس نوزائیدہ وطن میں اسلامی ریاست کے حقیقی قیام اور آزاد عدل و انصاف پر مبنی ریاست کے خوابوں کی تعبیر کے حصول کیلئے اپنا تاریخی ماضی، شاعرانہ روایات اور اپنا تن من و دھن قربان کر کے یہاں پہنچے تھے۔ لیکن روزِ اول ہی سے عالمی کفری طاقتوں نے اسے ایک منظم سازش کے ذریعے اس کے اصل اغراض و مقاصد کی تکمیل سے روک رکھا۔ اور برطانوی حکمرانوں کے وفادار خاندانوں اور مفاد پرست ٹولے کے ذریعے اسے ایک ایسی ڈگر پر ڈالا گیا جس کا انجام آج سب کے سامنے ہے۔ آج بدقسمت پاکستان دنیا بھر کی اقوام و مل کی ناکامیوں پر مبنی فہرستوں میں نمایاں نظر آ رہا ہے۔ سیاسی عدم استحکام، معاشی بربادی اور امن و امان نے فقدان کے ہاتھوں وطن عزیز کا ایک ایک کوچہ و چوک کسی خطہ کر بلا کا منظر پیش کر رہا ہے۔ طوائف الملوکی، بد امنی اور کرپشن کے ہاتھوں ملک اور قوم دونوں مفلوج ہو گئے ہیں۔ تمام بڑے قومی ادارے فیل ہو گئے ہیں۔ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ اور فوجی مارشل لاؤں کے ذریعے بار بار ایسے لوگ ملک پر ایک ”خصوصی انتخابی نظام“ کے ذریعے قابض ہوتے چلے آ رہے ہیں کہ جس کے باعث قوم کی حقیقی ترجمانی کی آواز ہمیشہ صدا بھرا اثابت ہوئی ہے۔ یوں تو پاکستان شروع دن ہی سے امریکی کمپ کے ایک اہم مہرے کے طور پر عالمی دنیا میں بیچنا جاتا ہے اور اسی جرم کی پاداش میں اس کی تمام ناکامیاں اور نامرادیاں اس کے ماتھے کا جھومر بنتی چلی جا رہی ہیں۔ لیکن ۹/۱۱ کے بعد فوجی حکمران پرویز مشرف کی پالیسیوں نے تو بچی کھچی قومی غیرت و حمیت کا جنازہ نکال دیا تھا اور آج اسی وجہ سے تصویرِ وطن داغدار اور دھواں دھواں اور دھندلائی نظر آ رہی ہے۔ اور اس میں پیپلز پارٹی کی موجودہ قیادت اور اس کے شرمناک کرداروں اور اتحادیوں نے مزید ایسی گھلکاریاں بکھیر دی ہیں کہ آج تو اس خطرناک منظر کی دشت پہلے سے بھی زیادہ ڈراؤنی نظر آ رہی ہے۔ طوقی امریکی غلامی کو پہننے اور اس کی مزید اطاعت و رضامندی کی خاطر زرداری، گیلانی ٹولے نے پرویز مشرف کے سیاہ کارناموں کو بھی ماند کر دیا ہے۔ چنانچہ اسی لئے پاکستانی سرزمین پر ڈرون حملوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے اور فرنٹ لائن اتحادی بننے کی ”برکات“ کے باعث اندرونی خانہ جنگی کی وجہ سے سارا ملک فوجی چھاؤنی کی صورت اختیار کر گیا ہے اور خصوصاً واقعہ ایبٹ آباد اور مہمند ایجنسی کی فوجی چیک پوسٹ پر نیٹو کے حالیہ شرمناک دافوس ناک تازہ حملے نے تو پاکستان کے برائے نام دفاع کا جھانڈا بھی بھڑکا دیا ہے اور گمان ہے کہ کفار کی فوجوں کے حصول کیلئے اپنے

ہی ہزاروں ہم وطنوں کا خون کرانے اور ستر ارب ڈالر کا نقصان برداشت کرنے کے باوجود بھی آج پاکستان پر امریکہ و نیٹو نہ صرف براہ راست حملے کر رہے ہیں بلکہ اپنی تمام ناکامیوں اور شکست کا ملہ بھی پاکستان پر پھینک رہے ہیں۔ اگر ۲۲ مئی کے واقعے کے بعد پاکستان نام نہاد عالمی کونسلشن سے باہر ہو جاتا تو یہ حالیہ واقعہ ظہور پذیر نہ ہوتا اور امریکہ فوراً ہی افغانستان سے بھاگنے کی تیاری کرتا۔ لیکن اس کیلئے ایمان کی قوت و دولت ہونی چاہیے جو بد قسمتی سے ہمارے رئیس حکمرانوں اور جرنیلوں کے پاس نہیں۔ اب پاکستان نے امریکہ کے خلاف کچھ رسمی اور موسمی و عارضی کارروائی کا اعلان کیا ہے۔ لیکن جواب میں امریکی انتظامیہ کی پے در پے دھمکیوں پر ہمارا بزدلانہ کردار مزید کئی سوالات کو جنم دے رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا مسیح الحق مدظلہ کی دعوت پر ملک کی کچھ ہمدرد اور محب وطن جماعتیں اس قدر تشویشناک صورتحال پر سر جوڑ کر بیٹھ گئیں کہ اگر حالات اسی منہج پر حکمرانوں کے باعث جاتے رہے اور اس کے تدارک کیلئے فوری طور پر خواب غفلت سے نہ جاگے گئے تو کہیں خدا نخواستہ ملک کا وجود ہی نہ کھو بیٹھیں۔ الحمد للہ یہ کوشش چونکہ اغلاص پر مبنی تھی اس لئے اب تک اس کی کوششیں بہر حال غنیمت، گھٹن اور غلامی کی فضا میں ہوا کا ایک تازہ جھونکا اور آزادی کی ایک کرن دکھائی دے رہی ہیں۔ دفاع پاکستان لاہور کا تاسیسی اجلاس بھرپور کامیاب رہا اور اکثر و بیشتر رہنماؤں، جماعتوں اور تمام مکاتیب فکر، مسالک حتیٰ کے اقلیتوں نے بھی اس میں بھرپور شرکت کی۔ نہیں کی تو اُن بڑی پارٹیوں نے نہیں کی جنہیں دفاع پاکستان کے بجائے دفاع امریکہ زیادہ عزیز ہے۔ اور جن کا ہر قدم اُس کی جنبش اُبرو اور اس کے نازک تیوروں اور شاہی فرمانوں کے مطابق اٹھتا ہے۔ ان مادر فرشتوں کو پاکستان کے تحفظ و استحکام و بقاء سے کیا سروکار؟ اسکی تازہ مثال پیپلز پارٹی کے سفیر حسین حقانی کے میمو کا حالیہ واقعہ اس کا چشم و دید گواہ ہے کہ پیپلز پارٹی اور آصف علی زرداری ٹولے کے پاکستان اور اسکے اداروں کے کیا عزائم ہیں۔ ہمیں امریکہ سے زیادہ اندرونی سطح پر ان لوگوں سے پاکستان کو مزید بچانا ہے کیونکہ انکے شرمناک کردار اور غلامانہ طرز حکومت نے تو میر جعفر اور میر صادق کی ارداح خبیثہ کو بھی شرمادیا ہے۔ چنانچہ ان حالات میں دفاع پاکستان پلیٹ فارم کی ضرورت و اہمیت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس طرح اس پلیٹ فارم سے بعض دینی جماعتیں بھی شرکت سے کترار ہی ہیں کہ انہیں دفاع پاکستان سے زیادہ دفاع جمہوریت و زرداری حکومت عزیز ہے۔ بہر حال دفاع پاکستان کے کاروان حریت کو گرد و پیش کے چھوٹے موٹے واقعات سے صرف نظر کرتے ہوئے وطن کی حقیقی آزادی کیلئے آگے بڑھنا چاہیے اور اپنی جدوجہد اور اس پلیٹ فارم کو مزید وسیع کرنا چاہیے گو کہ اس کے خلاف ہر ممکن سازشیں ہو رہی ہیں۔ خصوصاً نام نہاد آزاد الیکٹرانک میڈیا میں اس کی تشہیر اور اس کی ہر قسم کی کاروائیوں پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔ بھرپور کوریج اور ریکارڈنگ کرانے کے باوجود کسی قسم کی چھوٹی سی چھوٹی خبر بھی جان بوجھ کر چینلوں پر نشر نہیں کر رہے۔ صرف اور صرف ملک و ملت اور اسکے نظریات و اساس کی حفاظت مقصود ہے اور امریکی غلامی سے چھٹکارا اور اسکی جانب سے آئے روز ممکنہ بڑھتے ہوئے خطرات کیلئے سدِ سکندری تیار کرنا ہے۔

وطن کی فکر کر ناداں قیامت آنے والی ہے تیری بربادوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں